

ایک غیر متزلزل شریعت  
 نمبر 3418  
 ایک وعظ  
 شائع شدہ بروز پنجشنبہ، 6 اگست، 1914  
 واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپرژن  
 میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیونگٹن میں القاء شدہ

”خون بہائے بغیر گناہوں کی معافی نہیں“  
 عبرانیوں 23:9

پرانے تمثیلی عہد کے نیچے ہر جگہ تمہاری آنکھوں کو خون ہی نظر آتا۔ یہودی انتظام میں یہی سب سے نمایاں شے تھی، بمشکل کوئی رسم ایسی ہوتی تھی جو خون کے بغیر ادا ہو۔ تم خیمہ اجتماع کے کسی حصے میں قدم نہ رکھتے کہ خون کے چھڑکاؤ کے آثار تمہیں نہ ملتے۔ کبھی پیالوں میں خون کو مذبح کے پائے میں انڈیل دیا جاتا۔ وہ مقام ایسا نظر آتا گویا ذبح گاہ ہو، کہ فطری ذوق رکھنے والے کے لیے وہاں جانا کشش سے خالی ہوتا، اور اس سے خوشی پانے کے لیے روحانی فہم اور زندہ ایمان ضروری تھا۔

حیوانات کا ذبح کرنا عبادت کا طریقہ تھا، خون بہانا مقررہ رسم تھی، اور اس خون کا زمین پر، پردوں پر اور کابینوں کے لباس پر چھڑکاؤ ہمیشہ یادگار رہتا۔ جب پولس کہتا ہے کہ شریعت کے نیچے تقریباً سب چیزیں خون سے پاک کی جاتی ہیں، تو وہ چند مستثنیات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ تم کلام مقدس میں پاؤ گے کہ بعض مواقع پر لوگوں کو کپڑے دھونے کا حکم دیا گیا، اور کچھ اشخاص جو جسمانی سبب سے ناپاک ہوئے تھے، انہیں اپنے کپڑے پانی سے دھونے کا حکم ملا۔ مردوں کے پہنے ہوئے لباس عام طور پر پانی سے صاف کیے جاتے تھے۔

مدیانیوں کی شکست کے بعد، جیسا کہ کتاب گنتی میں درج ہے، وہ مال غنیمت جو ناپاک ہوا تھا، بنی اسرائیل کے فاتح ہونے کے بعد پاک کیا جانا لازم تھا۔ شریعت کے حکم کے مطابق جو خداوند نے موسیٰ کو دیا، بعض چیزیں، جیسے کپڑے اور وہ اشیاء جو کھال یا بکری کے بال سے بنی تھیں، پانی سے پاک کی جاتیں، مگر وہ جو دھات کی تھیں اور آگ کو سہہ سکتی تھیں، آگ سے گذرائی جاتیں۔ لیکن رسول کا یہ قول کہ ”تقریباً سب چیزیں شریعت کے مطابق خون سے پاک کی جاتی ہیں“ عین حقیقت ہے، کیونکہ لباس کے سوا باقی سب کچھ خون سے پاک ہوتا تھا۔

پھر وہ اس پرانی شریعتی تدبیر کے ایک عام اصول کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ گناہ کی معافی کبھی بھی خون کے بغیر نہ ہوئی۔ صرف ایک صورت میں بظاہر استثناء تھا، اور وہ بھی اس قاعدہ کی عمومیت کو ثابت کرتا ہے، کیونکہ اس استثناء کی وجہ کلام میں صاف بیان ہوئی ہے۔ خطا کی قربانی، جس کا ذکر احبار 5:11 میں بطور متبادل ہوا، نہایت افلاس کی حالت میں خون کے بغیر پیش کی جا سکتی تھی۔ اگر کوئی شخص بھیڑ بکری یا گلہ سے قربانی لانے کے قابل نہ ہوتا تو وہ دو فاخنائیں یا کبوتر کے بچے لاتا، اور اگر وہ اس کا بھی مقدور نہ رکھتا تو وہ عمدہ آٹے کا دسواں حصہ بطور خطا کی قربانی پیش کرتا، مگر اس میں نہ تیل ڈالتا نہ لبان، بلکہ اسے آگ پر ڈالتا۔ یہ تمام نمونوں میں ایک اکلوتا استثناء ہے۔

ہر جگہ، ہر وقت، ہر موقع پر جب گناہ مٹانا مقصود ہوتا تو خون بہانا لازم تھا، جان دینا ضروری تھا۔ یہ ایک ہی استثناء اس قانون کو اور زور سے جتاتا ہے کہ ”خون بہائے بغیر معافی نہیں“۔ انجیل کے نیچے تو کوئی استثناء نہیں، نہ وہ اکیلا جو شریعت کے نیچے تھا، بلکہ نہایت غریب کے لیے بھی نہیں۔ اور ہم سب روحانی معنوں میں ایسے ہی غریب ہیں۔

چونکہ ہمارے پاس نہ قربانی لانے کو ہے، نہ قربانی پیش کرنے کا اختیار، بلکہ ہم سب کو وہی قربانی قبول کرنی ہے جو مسیح نے اپنی ذات میں، ہماری جگہ، پیش کر دی، اس لیے اب نہ کسی انسان کے لیے اور نہ کسی عورت کے لیے اس جہاں میں یا آنے والے جہاں میں کوئی استثناء ہے۔ ”خون بہائے بغیر معافی نہیں“۔

پس نہایت سادگی سے، چونکہ یہ ہماری نجات سے تعلق رکھتا ہے، میں یہاں موجود ہر ایک سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس عظیم امر کی طرف دھیان دے جو ہماری ابدی سلامتی سے براہ راست وابستہ ہے۔ میں متن سے سب سے پہلے یہ نہایت حوصلہ افزا حقیقت اخذ کرتا ہوں کہ

گناہوں کی معافی کا وجود ہے — یعنی گناہوں کی رخصتی۔ ”خون بہائے بغیر معافی نہیں۔“ :

خون بہایا جا چکا ہے، لہذا ایسی بات کے بارے میں امید ہے۔ معافی، باوجود اس کے کہ شریعت کی سخت تقاضے موجود ہیں، مایوسی کی گہرائیوں میں پھینکنے کے لائق نہیں۔ لفظ ”معافی“ کے معنی قرض کے مٹا دینے کے ہیں۔ جس طرح گناہ کو خدا کے سامنے ایک قرض سمجھا جا سکتا ہے، اسی طرح وہ قرض محو ہو سکتا ہے، منسوخ اور نیست کیا جا سکتا ہے۔ گنہگار، جو خدا کا مقروض ہے، معاوضہ کے ذریعہ اور کامل رہائی کے ذریعہ قرض سے آزاد ہو سکتا ہے، اور ایسی معافی کے باعث آزاد ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ یہ بات ممکن ہے۔

خدا کا جلال ہو کہ ہر اس گناہ کی معافی، جس پر توبہ ممکن ہے، حاصل کرنا ممکن ہے۔ خواہ انسان کی خطا کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو، اگر اس کے لیے توبہ ممکن ہے تو اس کے لیے معافی بھی ممکن ہے۔ جو گناہ بے توبہ رہتا ہے، وہ ناقابلِ معافی ہے۔ اگر کوئی اپنے گناہ کا اقرار کرے اور اسے ترک کرے تو وہ رحم پائے گا۔ خدا نے یہ فرمایا ہے، اور وہ اپنے کلام کے خلاف وفاداری نہ کرے گا۔

کیا کوئی ایسا گناہ نہیں جو موت کا موجب ہو؟ کوئی کہتا ہے۔ ہاں، یقیناً ہے، اگرچہ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے، نہ ہی ہم سمجھتے ہیں کہ کسی نے اس کو دریافت کرنے میں کامیابی پائی ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ وہ گناہ عملاً ناقابلِ معافی ہے، کیونکہ اس پر کبھی توبہ نہیں کی جاتی۔ جو اسے کرتا ہے وہ گناہ میں اس قدر مردہ ہو جاتا ہے کہ تمام تر انسانیت سے بھی زیادہ گہری اور دائمی حالت میں گناہ میں غرق رہتا ہے۔ وہ سخت دل کر دیا جاتا ہے۔ گویا اس کا ضمیر گرم لوہے سے داغا گیا ہو — اور اس کے بعد وہ کبھی رحم کی جستجو نہیں کرتا۔

لیکن ہر قسم کے گناہ اور کفر کو انسانوں سے معاف کیا جائے گا۔ خواہ وہ شہوت پرستی ہو، چوری ہو، زناکاری ہو — بلکہ قتل تک کیوں نہ ہو — خدا کے ساتھ معافی ہے تاکہ وہ ڈرا جائے۔ وہ ربّ خدا ہے، رحیم و کریم، جو خطا اور بدی اور گناہ کو گذرنے دیتا ہے۔

اور یہ معافی جو ممکن ہے، کلام مقدس کے مطابق، کامل معافی ہے۔ یعنی جب خدا کسی شخص کا گناہ معاف کرتا ہے تو پورے طور پر کرتا ہے۔ وہ قرض کو بغیر کسی حساب کتاب کے مٹا دیتا ہے۔ وہ آدمی کے گناہ کا کچھ حصہ نہیں مٹاتا اور باقی کا حساب باقی نہیں رکھتا، بلکہ جس لمحہ گناہ معاف ہوتا ہے، اس کی بدی ایسی ہے گویا وہ کبھی ہوئی ہی نہ ہو۔ وہ باپ کے گھر میں قبول کیا جاتا ہے اور باپ کی محبت سے لپٹایا جاتا ہے گویا کبھی بھٹکا ہی نہ تھا۔ وہ خدا کے حضور اس طرح قائم کیا جاتا ہے جیسے کبھی خطا کار نہ ہوا ہو۔

خدا کا شکر ہو، اے ایماندار، کہ خدا کی کتاب میں تیرے خلاف کوئی گناہ درج نہیں۔ اگر تو ایمان لا چکا ہے، تو تو معاف کیا گیا ہے — جزوی نہیں بلکہ کامل طور پر۔ جو تحریر تیرے خلاف تھی، وہ مٹا دی گئی ہے، مسیح کے صلیب پر جڑی گئی ہے اور اب کبھی تیرے خلاف پیش نہ کی جائے گی۔ معافی مکمل ہے۔

مزید برآں، یہ معافی اسی وقت کی معافی ہے۔ بعض کا یہ گمان (جو انجیل کی تحقیر ہے) ہے کہ موت کے وقت تک معافی حاصل نہیں ہو سکتی، اور شاید پھر آخری چند لمحات میں کسی پراسرار طریق سے معافی ملے۔ لیکن ہم تمہیں یسوع کے نام میں یہ خوشخبری سناتے ہیں کہ ہر گناہ کی معافی فوراً اور اسی لمحہ دی جاتی ہے — جس لمحہ کوئی گنہگار یسوع پر ایمان لاتا ہے۔ یہ ایسا نہیں کہ جیسے کوئی بیماری آہستہ آہستہ شفا پاتی ہے اور مہینوں یا برسوں میں رفتہ رفتہ بہتر ہوتی ہے۔ ہاں، ہمارے باطن کی بگاڑ ایک ایسی بیماری ہے، اور ہمارے اندر بسا ہوا گناہ روزانہ اور ہر گھڑی مارنا ضروری ہے، مگر ہمارے گناہوں کے جرم اور عدالتِ الہی کے سامنے قائم قرض کا مٹایا جانا تدریج کا نہیں بلکہ فی الفور کا کام ہے۔

گنہگار کی معافی فوراً دی جاتی ہے، آج رات بھی تم میں سے جو اسے قبول کرے گا، اسے فوراً مل جائے گی — اور ایسی صورت میں دی جائے گی کہ وہ کبھی کھوئی نہ جا سکے۔ ایک بار معاف ہونے پر تم ہمیشہ کے لیے معاف ٹھہرو گے، اور گناہ کے کوئی نتائج تم پر وارد نہ ہوں گے۔ تم بے روک ٹوک اور ابدی طور پر بری کیے جاؤ گے، تاکہ جب آسمان بھڑک اٹھے، اور بڑا سفید تخت قائم ہو، اور آخری عدالت لگے، تو تم دلیری سے عدالت کے تخت کے سامنے کھڑے ہو سکو، اور کسی الزام سے نہ ڈرو، کیونکہ جو معافی خود خدا بخشتا ہے وہ کبھی واپس نہیں لیتا۔

میں اس پر ایک اور بات اضافہ کرتا ہوں۔ جو شخص یہ معافی پا لیتا ہے وہ جان سکتا ہے کہ اس کے پاس ہے۔ اگر وہ صرف امید رکھے کہ شاید اس کے پاس ہو، تو امید اکثر خوف سے لڑتی رہے گی۔ اگر وہ صرف یہ بھروسہ کرے کہ شاید اس کے پاس ہو، تو کئی وسوسے اسے ہلا سکتے ہیں۔ مگر یہ جاننا کہ اس کے پاس ہے، دل کے لیے امن کی مضبوط بنیاد ہے۔ خدا کا جلال ہو کہ فضل کے عہد کے فوائد صرف امید یا قیاس کی باتیں نہیں، بلکہ ایمان، یقین اور اطمینان کی حقیقتیں ہیں۔ اسے گستاخی نہ سمجھو

کہ کوئی شخص خدا کے کلام پر ایمان لائے۔ خدا کا ہی کلام ہے جو کہتا ہے: ”جو کوئی یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے، وہ سزا نہیں پاتا۔“

اگر میں یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہوں، تو میں سزا نہیں پاتا۔ مجھے کیا حق ہے کہ سوچوں کہ میں پاتا ہوں؟ اگر خدا کہتا ہے کہ میں نہیں پاتا، تو یہ گستاخی ہو گی کہ میں اپنے آپ کو سزا یافتہ سمجھوں۔ یہ گستاخی نہیں کہ میں خدا کے کلام کو ویسا ہی قبول کروں جیسا وہ مجھے دیتا ہے۔ ”آہ!“ کوئی کہتا ہے، ”میں کس قدر خوش ہوتا اگر یہ میرا حال ہوتا۔“ تو نے اچھا کہا، کیونکہ مبارک ہے وہ جس کی خطا معاف ہوئی اور جس کا گناہ ڈھانپا گیا۔ مبارک ہے وہ آدمی جس پر خداوند بدی شمار نہیں کرتا۔

مگر ”کوئی اور کہتا ہے، ”مجھے مشکل سے یقین آتا ہے کہ ایسی بڑی بات میرے جیسے کے لیے ممکن ہو سکتی ہے۔“ تو بنی آدم کی مانند سوچتا ہے۔ جان لے کہ جیسے آسمان زمین سے بلند ہیں، ویسے ہی خدا کی راہیں تیری راہوں سے اور اس کے خیالات تیرے خیالات سے بلند ہیں۔ تیرا کام ہے خطا کرنا، خدا کا کام ہے معاف کرنا۔ تو آدمی کی مانند خطا کرتا ہے، مگر خدا آدمی کی مانند معاف نہیں کرتا، وہ خدا کی مانند معاف کرتا ہے۔ پس ہم تعجب سے پھوٹ پڑتے ہیں اور گاتے ہیں: ”تیری مانند“ کون سا خدا ہے، جو خطا اور بدی اور گناہ کو گزرنے دیتا ہے؟

جب تو کچھ بناتا ہے تو وہ تیری استطاعت کے مطابق ایک چھوٹا سا کام ہوتا ہے، مگر ہمارا خدا آسمان پیدا کرتا ہے۔ جب تو معاف کرتا ہے تو وہ تیری فطرت اور حالات کے مطابق ایک معافی ہوتی ہے، مگر جب وہ معاف کرتا ہے تو اپنے فضل کی دولت کو اس شان سے ظاہر کرتا ہے کہ تیرا محدود ذہن اسے سمجھ نہیں سکتا۔ دس ہزار سیاہ ترین گناہ، دوزخی رنگ کے گناہ، وہ ایک لمحہ میں مٹا دیتا ہے، کیونکہ وہ رحم میں مسرور ہے اور عدالت اس کا اجنبی کام ہے۔ ”قسم ہے میری زندگی کی، خداوند فرماتا ہے، میں مرنے والے کی موت میں خوش نہیں، بلکہ چاہتا ہوں کہ وہ میری طرف رجوع کرے اور جئے۔“ یہ خوشی کا نغمہ ہے جو میرا متن مجھے دیتا ہے۔ خون کے بغیر معافی نہیں، مگر معافی ہے، کیونکہ خون بہایا جا چکا ہے۔

اب متن کے قریب آتے ہوئے، ہمیں اس کا یہ بڑا سبق جتنا ہے کہ

—||

اگرچہ گناہ کی معافی ہے، مگر وہ کبھی خون کے بغیر نہیں ہوتی۔

یہ ایک ہمہ گیر فیصلہ ہے، کیونکہ اس جہاں میں کچھ ایسے ہیں جو اپنے گناہوں کی معافی کے لیے اپنی توبہ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ بے شک یہ تمہارا فرض ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ اگر تم نے خدا کی نافرمانی کی ہے تو تمہیں اس پر غمگین ہونا چاہیے۔ گناہ چھوڑ دینا مخلوق کا فرض ہے، ورنہ گناہ خدا کی پاک شریعت کی خلاف ورزی نہیں۔ مگر جان لو کہ دنیا کی تمام توبہ سب سے چھوٹے گناہ کو بھی مٹا نہیں سکتی۔ اگر تمہارے دل میں صرف ایک بار گناہ کا خیال گزرا ہو، اور تم تمام عمر اس پر ماتم کرو، تب بھی اس گناہ کا دھبہ تمہارے رنج و غم کے سبب سے مٹایا نہ جا سکے گا۔

جہاں توبہ خدا کے روح کا کام ہے، وہاں یہ نہایت قیمتی نعمت ہے اور فضل کی نشانی ہے، مگر توبہ میں کفارے کی کوئی قدرت نہیں۔ توبہ کے آنسوؤں کے سمندر میں اتنی قوت نہیں کہ اس مکروہ ناپاکی کا ایک دھبہ بھی دھو سکے۔ خون بہائے بغیر معافی نہیں۔

لیکن بعض یہ سمجھتے ہیں کہ توبہ سے پیدا ہونے والی عملی اصلاح شاید یہ کام کر دے۔ اگر شراب نوشی ترک کر دی جائے اور پرہیزگاری کو اپنا لیا جائے؟ اگر حرام کاری چھوڑ دی جائے اور پاکدامنی سے زندگی سنوری جائے؟ اگر بے ایمانی کا کاروبار چھوڑ دیا جائے اور ہر عمل میں دیانت داری کو پوری احتیاط سے برتا جائے؟ میں کہتا ہوں، یہ سب اچھا ہے، کاش کہ ہر جگہ ایسی اصلاحات ہو جاتیں۔ مگر جو قرض پہلے سے چڑھ چکا ہے، وہ اس بات سے ادا نہیں ہوتا کہ ہم آئندہ قرض نہ لیں، اور گزشتہ خطاؤں کا کفارہ آئندہ نیک چلنی سے ادا نہیں ہوتا۔

یوں بھی اگر تم فرشتوں کی مانند بے عیب ہو جاؤ (حالانکہ تمہارے لیے یہ ممکن نہیں، کیونکہ گُشی کا اپنی کھال بدلنا اور چیتے کا اپنے داغ مٹانا ممکن نہیں)، تو بھی تمہاری اصلاح خدا کے حضور ان گناہوں کا کفارہ نہیں کر سکتی جو تم نے ماضی میں اس کے خلاف کیے۔

پھر میں کیا کروں؟“ کوئی کہتا ہے۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کی دعائیں اور جان کا فروتنی کے ساتھ جھکنا شاید ان کے لیے کچھ کر دے۔ تمہاری دعائیں اگر سچی ہوں تو میں انہیں روکنا نہیں چاہتا، بلکہ امید کرتا ہوں کہ وہ ایسی دعائیں ہوں جو روحانی زندگی کا پتہ دیں۔ مگر اے عزیز سننے والے! دعا میں گناہ کو مٹانے کی کوئی تاثیر نہیں۔ میں اس کو زور سے کہتا ہوں: زمین پر جتنے مقدس ہیں ان سب کی تمام دعائیں، بلکہ اگر آسمان کے مقدس بھی شامل ہو جائیں، تو ان کی اپنی فطری تاثیر سے

وہ ایک برے لفظ کے گناہ کو بھی مٹا نہیں سکتے۔ نہیں، دعا میں گناہ دھونے کی قدرت نہیں۔ خدا نے اسے کبھی پاک کرنے والا نہ ٹھہرایا۔ اس کے اپنے استعمال ہیں، نہایت قیمتی استعمال۔ دعا کرنے والے کا یہ ایک امتیازی حق ہے کہ وہ خدا کے حضور مقبولیت سے دعا کرے، مگر دعا بذاتِ خود خون کے بغیر گناہ کو مٹا نہیں سکتی۔ ”خون بہائے بغیر معافی نہیں“، چاہے تم جتنی مرضی دعا کرو۔

کچھ ایسے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ غیر معمولی قسم کی ریاضتیں اور نفس کشی شاید انہیں جرم سے آزاد کر دے۔ ہم اپنے ماحول میں ایسے کم ہی دیکھتے ہیں، مگر پھر بھی کچھ ایسے ہیں جو اپنے گناہ دھونے کے لیے اپنے بدن کو کوڑوں سے مارتے ہیں، طویل روزے رکھتے ہیں، ٹاٹ اور بالوں کے گرتے پہنتے ہیں، اور بعض نے تو یہ تک گمان کیا ہے کہ نہانا چھوڑ دینا اور بدن کو گندا رکھنا ہی روح کو پاک کرنے کا آسان ترین طریقہ ہے۔ عجیب فریب نظر ہے! مگر آج بھی بند میں تم فقیروں کو دیکھو گے جو اپنے بدن کو عجیب و غریب مصیبتوں اور کلفتوں سے گذارتے ہیں، اس امید میں کہ گناہ سے چھٹکارا پائیں۔

مگر اس سب کا کیا حاصل؟ مجھے یوں لگتا ہے کہ میں خداوند کو فرماتے سنتا ہوں: ”یہ میرے لیے کیا ہے کہ تُو نے اپنے سر کو نئی کے پودے کی مانند جھکا لیا، اور اپنے آپ کو ٹاٹ میں لپیٹا، اور اپنی روٹی کے ساتھ راکھ کھائی، اور اپنے مشروب میں کڑواہٹ گھول لی؟ تُو نے میری شریعت توڑی ہے، یہ چیزیں اسے درست نہیں کر سکتیں۔ تُو نے اپنے گناہ سے میری عزت کو ٹھیس پہنچائی ہے، مگر کہاں ہے وہ راستبازی جو میرے نام کو جلال دے؟“ پرانے ایام کی پکار یہ تھی: ”ہم خدا کے حضور کس چیز کے ساتھ آئیں؟“ اور وہ کہتے تھے: ”کیا ہم اپنی پہلوٹھی کو اپنی خطا کے لیے دیں، اپنی جان کے گناہ کے بدلے اپنے بدن کا پھل؟“ افسوس! یہ سب بے کار تھا۔

یہاں یہ فیصلہ ہے، اور یہ ہمیشہ قائم رہے گا: ”خون بہائے بغیر معافی نہیں“۔ خدا زندگی کا تقاضا کرتا ہے، جو گناہ کا واجب الجزا ہے، اور خون بہانے سے ظاہر ہونے والی وہی زندگی اسے مطمئن کر سکتی ہے۔

پھر دیکھو کہ یہ ہمہ گیر کلام کس طرح ہر قسم کے رسوم و رواج پر بھروسہ توڑ دیتا ہے، خواہ وہ خدا کی مقرر کی ہوئی ہی کیوں نہ ہوں۔ کچھ ایسے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ بپتسمہ میں گناہ دھل جاتے ہیں۔ آہ! کیسا لاحاصل گمان! کلام مقدس میں جہاں ایک جگہ یہ اصطلاح آئی ہے، وہاں اس کا یہ مطلب نہیں۔ اور وہی رسول جس کے بارے میں کہا گیا کہ اس نے خوشی منائی کہ اس نے بہت کم لوگوں کو بپتسمہ دیا تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس کے ہاتھ سے یہ رسم ادا ہونا کوئی خاص تاثیر رکھتی ہے۔ بپتسمہ ایک نہایت خوبصورت فریضہ ہے، جس میں ایماندار مسیح کی موت میں اس کے ساتھ شراکت رکھتا ہے۔ یہ ایک علامت ہے، بس اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ لاکھوں کروڑوں لوگ بپتسمہ لے کر بھی اپنے گناہوں میں مر گئے۔

یا پھر مسیح مخالف جس ”غیر خونی قربانی“ یعنی ماس کی قربانی کا دعویٰ کرتا ہے، اس کا کیا فائدہ؟ اگر وہ کہتے ہیں کہ یہ ”غیر خونی قربانی“ ہے، مگر پھر بھی اسے گناہ کے کفارے کے لیے پیش کرتے ہیں—تو ہم ان کے منہ پر یہ آیت پھینکتے ہیں: ”خون بہائے بغیر معافی نہیں“۔ اگر وہ کہیں کہ خون مسیح کے بدن میں موجود ہے، ہم جواب دیتے ہیں کہ اگر ایسا بھی ہو، تب بھی معاملہ حل نہیں ہوتا، کیونکہ یہ خون بہائے بغیر ہے—اور خون بہائے بغیر گناہ کی معافی نہیں۔

اور یہاں میں ایک اور گہرا نکتہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ یسوع مسیح خود بھی ہمیں اپنے خون کے بغیر نجات نہیں دے سکتے۔ یہ ایک ایسا گمان ہے جو صرف حماقت ہی کر سکتی ہے، مگر ہمیں اس کو رد کرنا ہے—یہ خیال کہ مسیح کی مثال انسانی گناہ کو مٹا سکتی ہے، یا مسیح کی پاک زندگی نے نسل انسانی کو خدا کے حضور ایسا مقام دے دیا ہے کہ اب وہ اس کی خطاؤں کو معاف کر سکتا ہے۔ نہیں! نہ مسیح کی پاکیزگی، نہ مسیح کی زندگی، نہ مسیح کی موت—بلکہ صرف مسیح کا خون، کیونکہ ”خون بہائے بغیر معافی نہیں“۔

میں نے کچھ ایسے بھی دیکھے ہیں جو مسیح کی دوسری آمد پر اس قدر زور دیتے ہیں کہ ان کا پورا ایمان مسیح کے جلال پر مرکوز ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہی ایرونگی بدعت کا نقص ہے—کہ وہ گنہگار کی آنکھ کے سامنے مسیح کو تخت پر دکھاتا ہے، حالانکہ مسیح تخت پر ہمیشہ پیارا اور پرستش کے لائق ہے، مگر ہمیں مسیح کو صلیب پر دیکھنا لازم ہے، ورنہ ہم کبھی نجات نہ پائیں گے۔ تمہارا ایمان محض جلال یافتہ مسیح پر نہیں بلکہ مصلوب مسیح پر ہونا چاہیے۔ ”خدا نہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کروں، سوائے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے صلیب کے۔“ ”ہم مسیح کو مصلوب سناتے ہیں، یہودیوں کے لیے“ ”تھوکر اور یونانیوں کے لیے حماقت۔“

مجھے یاد ہے، ایک شخص جو اس کلیسیا کا رکن تھا (شاید وہ عزیز بہن آج بھی یہاں ہو)، کئی برسوں سے ایمان کا اقرار کرتی تھی مگر نہ کبھی خدا کے ساتھ صلح کا لطف چکھا، نہ روح کے پھل پیدا کیے۔ اس نے کہا: ”میں ایک ایسی کلیسیا میں رہی جہاں مجھے جلال یافتہ مسیح پر بھروسہ کرنا سکھایا گیا، اور میں نے اپنی ساری امید اس پر رکھی، مگر نہ مجھے گناہ کا احساس ہوا، نہ مصلوب مسیح سے معافی کا شعور ملا! میں نہیں جانتی تھی، اور جب تک میں نے اسے خون بہاتے اور کفارہ دیتے نہ دیکھا، میں نے کبھی آرام نہ پایا۔“

ہاں، ہم پھر کہیں گے، کیونکہ یہ کلام نہایت اہم ہے: ”خون بہائے بغیر معافی نہیں“—یہاں تک کہ مسیح کے ساتھ بھی نہیں۔ یہ وہ قربانی ہے جو اس نے ہماری خاطر پیش کی، یہی اور صرف یہی ہمارے گناہ کو مٹانے کا ذریعہ ہے۔

—اب ہم اسی سچائی کے ساتھ کچھ اور آگے بڑھتے ہیں

### III

گناہ کی معافی صلیب کے قدموں میں پائی جاتی ہے:-

یسوع مسیح کے وسیلہ سے، جس کا خون بہایا گیا، معافی حاصل ہوتی ہے۔ جس حمد کو ہم نے عبادت کے آغاز میں گایا، اس نے اس تعلیم کا نچوڑ تمہارے سامنے رکھا۔ ہم پر خدا کے حضور گناہ کی سزا کا قرض ہے۔ کیا وہ قرض واجب الادا تھا یا نہیں؟ اگر شریعت راست ہے تو سزا ضرور دی جانی چاہیے۔ اگر سزا سخت تھی اور شریعت میں غلطی تھی، تو گویا خدا نے خطا کی۔ مگر یہ گمان کفر ہے۔

چنانچہ چونکہ شریعت راست اور سزا واجب تھی، کیا خدا بے انصافی کرے گا؟ اگر وہ سزا کو نافذ نہ کرے تو یہ بے انصافی ہو گی۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا بے انصاف ہو؟ اس نے فرمایا کہ جو جان گناہ کرے گی وہ مرے گی؛ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا جھوٹا ٹھہرے؟ کیا وہ اپنی مخلوق کو بچانے کے لیے اپنی بات بدل ڈالے؟ ”خدا سچا ٹھہرے اور ہر آدمی جھوٹا۔“ شریعت کا فیصلہ پورا ہونا لازم تھا۔ اگر خدا اپنی قدوسیت کا حق قائم رکھتا تو اسے بنی آدم کے گناہوں کی سزا دینی ہی پڑتی۔ پھر وہ ہمیں کس طرح بچا سکتا تھا؟

دیکھو تدبیر کیا ہوئی! اس کا پیارا بیٹا، جلال کا خداوند، انسانی صورت میں آیا، ان سب کی جگہ جنہیں باپ نے اسے بخشا، ان کی حیثیت میں کھڑا ہوا، اور جب عدل کا فیصلہ صادر ہوا اور انتقام کی تلوار میان سے چھلک اٹھی، تو وہ جلالی فدیہ دینے والا اپنی بازو کھول کر کہتا ہے: ”اے تلوار! مجھ پر وار کر، مگر میری قوم کو جانے دے۔“ اور شریعت کی تلوار نے یسوع کی جان کو چھیدا، اور اس کا خون بہا—وہ خون نہ صرف انسان کا بلکہ اس کا جو ازل سے روح ازل سے، اور جو اپنے آپ کو بے عیب قربان کر سکتا تھا، اور جس کی اذیت کو لامحدود تاثیر حاصل تھی۔

جی ہاں، اس نے ازل سے روح کے وسیلہ سے اپنے آپ کو خدا کے حضور بے عیب قربان کیا۔ چونکہ اس کی ذات لامحدود، انسانی ذات سے اعلیٰ، اور تمام انسانیت کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے تھی، اس کی جلالی ہستی کے باعث وہ ایسا کفارہ پیش کر سکا جو لامحدود، بے کنارہ اور بے مثال کفایت رکھتا تھا۔

ہمارا خداوند کس قدر دُکھ اٹھا گیا، ہم میں سے کوئی نہیں جان سکتا۔ میں اس کے جسمانی دکھوں کو کم نہ جانوں گا—وہ جسمانی اذیتیں جو اس نے برداشت کیں—مگر میں اتنا ہی یقین سے کہتا ہوں کہ ہم میں سے کوئی اس کی روح کے دُکھوں کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتا، کیونکہ وہ سب فہم سے بالا تر ہیں۔ وہ کتنا پاک، کامل، حساس اور بے عیب مقدس تھا کہ خطاکاروں میں گنا جانا، اپنے باپ سے مار کھانا، اور—کیا کہوں؟—غیروں کے ہاتھوں غیر مختون کی موت مرنا، یہ اس کے لیے اذیت کی انتہا اور ”کرب کا نقطہ کمال تھا۔“ تو بھی خداوند کو یہ پسند آیا کہ اُسے کچلے، اس نے اُسے غمگین کیا۔

اس کے یہ دُکھ وہی ہیں جنہیں یونانی عبادتی کلام بجا طور پر ”ناشناختہ اذیتیں، عظیم غم“ کہتا ہے۔ اسی لیے ان کی تاثیر لامحدود اور بے انتہا ہے۔ اب خدا گناہ کو معاف کر سکتا ہے۔ اس نے گناہ کو مسیح پر سزا دی، اور اب عدل ہی نہیں بلکہ رحمت کا بھی تقاضا ہے کہ وہ وہ قرض مٹا دے جو ادا ہو چکا ہے۔ یہ ناانصافی ہو گی—میں ادب سے مگر مقدس جرات سے کہتا ہوں—کہ لامحدود جلال والی ہستی میرے ذمے ایک بھی گناہ شمار کرے جو میرے فدیہ دینے والے کے ذمے ڈالا گیا تھا۔ اگر میرے ضامن نے میرا گناہ اٹھا لیا تو اس نے مجھے آزاد کر دیا، اور میں پاک ٹھہرا۔

کون ہے جو میرے خلاف عدالت کو پھر زندہ کرے جب کہ میں اپنے نجات دہندہ میں سزا پا چکا ہوں؟ کون ہے جو مجھے جہنم کی آگ میں ڈالے جب کہ مسیح، میرا فدیہ دینے والا، میری خاطر دوزخ کی تلخ سزا برداشت کر چکا ہے؟ کون ہے جو مجھ پر الزام لگائے جب کہ مسیح پر میرے سب جرائم ڈالے گئے، اس نے ان کا جواب دیا، ان کا کفارہ ادا کیا، اور ربانی کی مہر اس وقت پا لی جب وہ مردوں میں سے جی اٹھا تاکہ علانیہ اس راستبازی کو ثابت کرے جس میں فضل سے میرا بھی حصہ ہے؟

یہ نہایت سادہ بات ہے، مگر کیا ہم سب نے اسے قبول کیا؟ اے میرے عزیز سننے والو! یہ کلام تم میں سے بعض کے لیے شدید تنبیہ رکھتا ہے۔ تم نرم دل ہو، نیک کردار ہو، سنجیدہ طبیعت رکھتے ہو، مگر مسیح کو قبول کرنے میں ہچکچاتے ہو، اس ٹھوکر کے پتھر پر ٹھوکر کھاتے ہو، اس چٹان سے ٹکرا جاتے ہو۔ میں تم سے بحث نہ کروں گا، صرف ایک سوال پوچھوں گا: کیا تم

اس بائبل کو خدا کی الہامی کتاب مانتے ہو؟ تو دیکھو یہ آیت: ”خون بہائے بغیر معافی نہیں۔“ کیا یہ صاف، قطعی اور فیصلہ کن نہیں؟

اب میں نتیجہ نکالتا ہوں: اگر تم اس خون کے بہائے جانے میں اپنا حصہ نہیں رکھتے جس کا میں نے ذکر کیا، تو کیا تمہارے لیے معافی ہے؟ کیا ہو سکتی ہے؟ تمہارے اپنے گناہ تمہارے سر پر ہیں۔ آنے والے عظیم منصف کے حضور تمہارے ہاتھ سے ان کا حساب لیا جائے گا۔ تم محنت کرو، کوشش کرو، اپنے عقائد میں مخلص ہو، اپنے ضمیر میں مطمئن ہو یا شک و تردید میں ہلنے ٹولنے رہو—خداوند کی حیات کی قسم، تمہارے لیے اس خون کے بغیر کوئی معافی نہیں۔ اگر تم اسے رد کرتے ہو، تو خطرہ تمہارے اپنے سر پر ہے۔ خدا نے فرمایا ہے؛ یہ نہ کہا جا سکے گا کہ تمہاری ہلاکت اس کی مرضی ہے جب کہ تمہارا علاج وہ خود ظاہر کر چکا ہے۔

وہ تمہیں اپنے مقرر کردہ راستے پر چلنے کو کہتا ہے، اور اگر تم اسے رد کرو، تو تمہیں مرنا ہی پڑے گا۔ تمہاری موت خودکشی ہے، خواہ وہ دانستہ ہو، سہواً ہو یا غلط فہمی سے۔ تمہارا خون تمہارے اپنے سر پر ہے—تم خیردار ہو۔

لیکن دوسری طرف یہ کلام کس قدر وسیع تسلی دیتا ہے! ”خون بہائے بغیر معافی نہیں“—مگر جہاں خون بہا، وہاں معافی ہے۔ —اگر تم مسیح کے پاس آئے ہو تو تم نجات پا گئے ہو۔ اگر تم دل سے کہہ سکتے ہو

ایمان رکھتا ہوں میں اُس پیارے سر پر  
اور تائب کی مانند کھڑا ہو کر  
”یہیں اقرار کرتا ہوں میں اپنے گناہ کا“

تو تمہارا گناہ مٹ گیا۔ اے نوجوان! اے جوان بیٹی! اے بے قرار دل والو جو کہتے ہو ”ہم ابھی معافی پانا چاہتے ہیں“—دیکھو! دیکھو! دیکھو مصلوب نجات دہندہ کو، اور تم معاف ہو۔ تم جا سکتے ہو کیونکہ تم نے خدا کا کفارہ قبول کر لیا۔ اے بیٹی! دلیر ہو جا، تیرے بہت سے گناہ معاف ہوئے۔ اے بیٹے! خوش ہو جا، تیرے خطا نامے مٹ گئے۔

میرا آخری کلام یہ ہے: اے تم جو دوسروں کو سکھاتے ہو اور بھلائی کرنے کی کوشش کرتے ہو، اس تعلیم کو مضبوطی سے تھامو۔ یہی تمہاری گواہی کا مقدمہ، مرکز، مغز اور جان ہو۔ میں اکثر اسے سناتا ہوں، مگر کوئی بھی اتوار ایسا نہیں جب میں اپنے بستر پر ایسے اطمینان سے جاؤں جیسا کہ اس وقت جب میں نے مسیح کی فدیہ بخش قربانی کا وعظ کیا ہو۔ تب میں محسوس کرتا ہوں: ”اگر گنہگار ہلاک ہوں، تو ان کا خون مجھ پر نہیں۔“ یہی جان بچانے والی تعلیم ہے—اسے تھام لو اور تم نے ابدی زندگی تھام لی؛ اسے رد کرو اور اپنی شرمندگی کا سامان کرو۔

مارٹن لوتھر کہا کرتا تھا کہ ہر واعظ میں ایمان سے راستباز ٹھہرنے کی تعلیم ہونی چاہیے—درست، مگر اس میں کفارے کی تعلیم بھی ہو۔ وہ کہتا تھا کہ وہ ورتمبرگ کے لوگوں کے دلوں میں ایمان سے راستبازی کی تعلیم بٹھا نہیں سکا، اور کبھی اس کا جی چاہتا تھا کہ کتاب منبر پر لے جا کر ان کے سروں پر دے مارے تاکہ وہ بات ان میں اتر جائے! مگر مجھے ڈر ہے کہ ایسا کرنے سے بھی وہ کامیاب نہ ہوتا۔ لیکن آہ! میں تو اس ایک کیل کو بار بار، پھر بار بار گاڑنے کی کوشش کروں گا: ”زندگی خون“ میں ہے، ”جب میں خون دیکھوں گا تو تم پر سے گزر جاؤں گا۔“

مسیح کا اپنی جان دینا اور اپنے خون کو بہا دینا—یہی ہر ایک کو معافی اور سلامتی دیتا ہے، اگر تم بس اس پر نگاہ کرو—ابھی معافی، مکمل معافی، ہمیشہ کی معافی۔ ہر اور بھروسے سے منہ موڑو اور مجسم خدا کے ڈکھ اور موت پر تکیہ کرو، جو آسمان پر جا چکا ہے اور آج بھی اپنے باپ کے تخت کے سامنے اس خون کی قدر کے وسیلہ سے، جو اس نے کلوری پر گنہگاروں کے لیے بہایا، شفاعت کرتا ہے۔

چنانچہ، جب ہم سب اُس عظیم دن میں ملیں گے، جب مصلوب بادشاہ اور سب کا خداوند آ رہا ہو گا—وہ دن جو تیزی سے قریب آ رہا ہے—میں تم سے ملتے وقت گواہی چاہوں گا کہ میں نے تمہیں سادہ کلام میں نجات کی راہ بتائی، اور اگر تم نے اسے رد کیا تو کم از کم یہ کہنا کہ میں نے تمہیں یہ انجیل پہنواہ کے نام سے پیش کی اور تمہیں دل سے اسے قبول کرنے کی تاکید کی، تاکہ تم بچ جاؤ۔

مگر میری یہ دعا ہے کہ میں تم سب کو وہاں ایک ہی کفارے میں ڈھکا ہوا، ایک ہی راستبازی میں ملبوس، اور ایک ہی نجات دہندہ میں مقبول دیکھوں، اور پھر ہم مل کر گائیں:  
وہ برہ جو ذبح کیا گیا، اور جس نے ہمیں اپنے خون سے خدا کے لیے خرید لیا—وہ عزت، قدرت اور ابدالآباد سلطنت کے لائق ہے۔“ آمین۔

راستبازوں کی موت پر نوحہ — جن میں سے بہت سے ظلم و ستم کے سبب ہلاک کیے گئے۔

#### آیت 2-1

راستباز ہلاک ہوتا ہے اور کوئی اس کو دل پر نہیں لاتا؛ اور رحیم آدمی اُٹھا لیے جاتے ہیں اور کوئی غور نہیں کرتا کہ راستباز بُرائی سے بچائے جانے کے لیے اُٹھا لیا جاتا ہے۔ وہ سلامتی میں داخل ہوگا؛ وہ اپنے بستروں پر آرام کریں گے، ہر ایک اپنی راستی میں چلتا ہوا۔

جب طوفان آنے کو ہوتا ہے تو پہاڑوں میں چرواہے اپنی بھیڑیں جمع کر کے باڑے میں لے آتے ہیں۔ اسی طرح جب نیک لوگ بڑی تعداد میں وفات پاتے ہیں اور کلیسیا کی صفیں خالی ہو جاتی ہیں، تو یہ کبھی کبھی اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ بُرے دن آنے والے ہیں، اور یوں خدا راستباز کو اُس بُرائی سے بچا لیتا ہے جو آنے والی ہے۔

آہ! اگر لوگ جانتے کہ جب ایک نیک آدمی مرتا ہے تو دنیا کس قیمتی خزانے سے محروم ہو جاتی ہے، تو وہ اس پر کہیں زیادہ نوحہ کرتے نہ نسبت بادشاہوں اور فرماں رواؤں کی موت پر جو خدا سے نہیں ڈرتے۔ لیکن جو خدا کے فضل سے راستباز ٹھہرتے ہیں، وہ مرنے سے نہ ڈریں؛ کیونکہ ان کے لیے یہ آرام ہے — یسوع کے ساتھ ایک نیند — یہاں تک کہ قیامت کا صور پھونکا جائے، اور وہ سب بُرائیاں جو دنیا پر آئیں گی، ان کو ہرگز نہ چھوئیں گی۔ وہ آرام کریں گے یہاں تک کہ آقا آئے۔

اب اس باب کا باقی حصہ اشعیا کے دور کے لوگوں کے گناہوں کی نہایت بولناک تصویر کھینچتا ہے، اور آخر میں خدا کے فضل کا نہایت جلالی جلوہ دکھاتا ہے۔

#### آیت 4-3

پر تم نزدیک آؤ، اے جادوگری کے بیٹو، زانی اور فاحشہ کی نسل! تم کس پر ٹھٹھا کرتے ہو؟ کس پر منہ پھیلا کر زبان نکالتے ہو؟ کیا تم خطا کے فرزند اور جھوٹ کی نسل نہیں ہو؟

چونکہ یہ لوگ خدا اور اُس کی خوشخبری کے برخلاف اپنے آپ کو اتنا بلند کرتے تھے، اس لیے خدا نے انہیں اسرائیل کی حقیقی نسل ماننے سے انکار کیا۔ اس نے انہیں فاسد اور گمراہ نسل قرار دیا اور ان سے پوچھا کہ تم کس جرات سے اُس کے نبیوں پر ٹھٹھا کرتے ہو، زبان نکالتے ہو اور منہ پھیلا کر اُن پر حملہ کرتے ہو جو اسرائیل کے خدا کے لیے کلام کرتے ہیں؟

#### آیت 5

ہر ایک سبز درخت کے نیچے بتوں کے ساتھ اپنے آپ کو گرماتے ہو، اور وادی میں چٹانوں کی دراڑوں کے نیچے بچوں کو ذبح کرتے ہو؟

خداوند نے فرمایا تھا کہ وہ صرف ایک ہی قربان گاہ، جو یروشلم میں ہے، پر قربانی پیش کریں، اور وہ بھی صرف اُسی کو؛ لیکن انہوں نے ہر ایک پرانے بلوط کے نیچے قربان گاہیں بنا لیں تاکہ ہر طرح کے معبودوں کی پرستش کریں۔ اس کے علاوہ وہ اس قدر دور نکل گئے کہ غیر قوموں کی ظالمانہ رسم پر چلتے ہوئے اپنی ہی اولاد کو قربان کرتے تھے۔

#### آیت 6

نہر کے ہموار پتھروں میں تیرا حصہ ہے؛ وہی، وہی تیرا قرعہ ہیں۔ انہی کے لیے تو نے پانی کی قربانی انڈیلی، اناج کی قربانی چڑھائی۔ کیا میں ان باتوں میں تسلی پاؤں؟

انہوں نے ندی کے ہموار پتھروں کو اٹھا کر قربان گاہیں بنا لیں — بلکہ انہیں دیوتا بنا لیا؛ کیونکہ جب انسان کو خدا بنانا ہو تو کچھ بھی کام دے سکتا ہے — خواہ وہ آدم خور کا بت ہو یا مذہبی رسوم کا پتھر۔ روٹی کا ایک ٹکڑا بھی اتنا ہی خدا بنایا جا سکتا ہے جتنا کہ پتھر کا ایک ٹکڑا۔ انسان کسی بھی چیز کی پرستش کر لے گا مگر اُس عظیم، غیر مرئی، ازلی خدا کی عبادت سے جی چرائے گا۔

#### آیت 7-8

بلند اور اونچے پہاڑ پر تو نے اپنا بستر بچھایا؛ وہاں بھی تو چڑھ کر قربانی گزرانے لگا۔ اور دروازوں کے پیچھے اور چوکھٹوں کے پاس تو نے اپنی یادگار رکھی۔

جہاں خدا کی شریعت کے کلام اور اُس کے احکام کی یادگار ہونی چاہیے تھی، وہاں انہوں نے جھوٹے معبودوں کی علامتیں لگا دیں۔ کیونکہ جب لوگ توبہ پرستی اور جھوٹی عبادت میں پڑ جاتے ہیں تو وہ اس میں سچے خدا کی عبادت سے کہیں زیادہ سرگرم ہو جاتے ہیں — حتیٰ کہ اپنا سب کچھ اس پر قربان کر دیتے ہیں۔

#### آیت 8-9

کیونکہ تو نے مجھ کو چھوڑ کر دوسروں پر اپنی شرم گاہ کھولی، اور جا کر اُن سے عہد باندھا؛ تو نے اُن کا بستر پسند کیا جہاں تو نے اُسے دیکھا۔ اور تو تیل لے کر بادشاہ کے پاس گیا اور اپنے عطر بڑھا دیے، اور اپنے ایلچی دور بھیجے اور اپنے آپ کو پاتال تک ذلیل کیا۔

جب وہ مصیبت میں تھے تو خدا کی طرف رجوع کرنے کے بجائے مصر کے بادشاہ کے پاس گئے کہ وہ آ کر آشور کے بادشاہ کے مقابل اُن کی مدد کرے۔ لیکن وہ خدا کی طرف کبھی نہ پلٹے۔ وہ بتوں سے محبت رکھتے تھے اور گوشت کے بازو پر بھروسہ کرتے تھے۔ وہ اُس قادر بازو کو بھول گئے جس نے بحر قلزم میں فرعون کو غرق کیا اور اپنی قوم کو معجزات کے ساتھ چھڑایا۔

#### آیت 10-11

تُو اپنی راہ کی درازی میں تھک گیا؛ تو نے کہا نہیں کہ ”اب کوئی اُمید نہیں“ بلکہ اپنی قوت کو ڈھونڈ نکالا، اس لیے تو مغموم نہ ہوا۔ اور تو کس سے ڈرا کہ جھوٹ بولا، اور مجھ کو یاد نہ رکھا، نہ دل پر لایا؟ کیا میں نے ازل سے خاموشی اختیار نہیں کی، اور تو مجھ سے نہیں ڈرتا؟

یہی پرانی مشکل ہے کہ چونکہ خدا گناہگار کو فوراً نہیں مارتا، وہ اُس کے ساتھ دلیری کرنے لگتا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اُس کی دیر تو دراصل حلم ہے تاکہ کوئی ہلاک نہ ہو بلکہ سب توبہ کریں۔

#### آیت 12-13

میں تیری صداقت اور تیرے کام ظاہر کروں گا، لیکن وہ تجھے فائدہ نہ دیں گے۔ جب تُو پکارے تو تیری جماعت تجھے بجائے — لیکن ہوا اُن سب کو اڑا لے جائے گی؛ بُت پرستی اُنہیں لے جائے گی۔ لیکن جو مجھ پر توکل کرے گا وہ ملک کا وارث ہوگا اور میرے مقدس پہاڑ کا مالک ہوگا۔

#### آیت 14-15

اور کہا جائے گا: ”راستہ بناؤ، راستہ بناؤ، میرے لوگوں کے لیے راہ کو صاف کرو، اٹکاؤ کو راہ سے ہٹا دو۔“ کیونکہ یوں فرماتا ہے عالیشان و بلند مرتبہ، جو ابدیت میں ساکن ہے، جس کا نام قدوس ہے: ”میں عالیشان اور مقدس مکان میں رہتا ہوں اور اُس کے ساتھ بھی جو شکستہ دل اور فروتن روح ہے، تاکہ فروتنوں کی روح کو زندہ کروں اور شکستہ دلوں کے دل کو بحال کروں۔“

وہ ابدیت میں رہتا ہے — لیکن اپنی عظمت میں اتنا جھک جاتا ہے کہ شکستہ دل انسان کے دل میں بھی سکونت کرتا ہے۔ خدا کے دو مسکن ہیں — ایک عرش جلال میں اور دوسرا خاکسار دل میں۔

#### آیت 16-19

کیونکہ میں ہمیشہ کے لیے جھگڑتا نہ رہوں گا، نہ ابد تک غضبناک رہوں گا؛ ورنہ روح میرے حضور ہے جان ہو جائے گی، وہ جانیں جن کو میں نے بنایا ہے۔ میں نے اُس کی لالچ کی بدی کے سبب غضبناک ہو کر اُسے مارا؛ میں نے اپنا منہ چھپا لیا اور قہرناک رہا، تو بھی وہ اپنی دل کی راہ میں سرکشی کرتا رہا۔ میں نے اُس کی راہیں دیکھیں اور میں اُس کو شفا دوں گا، اور اُسے راہ دکھاؤں گا اور اُس کو اور اُس کے ماتمیوں کو تسلی بخشوں گا۔ میں ہونٹوں کا پھل پیدا کرتا ہوں — ”سلامتی، سلامتی، سلامتی اُس کے لیے جو دُور ہے اور اُس کے لیے جو نزدیک ہے“ خداوند فرماتا ہے، ”اور میں اُسے شفا دوں گا۔“

#### آیت 20-21

پر شریر سمندر کی متلاطم موجوں کی مانند ہیں جو آرام نہیں کرتیں، جن کا پانی کیچڑ اور گندگی اُچھالتا ہے۔ میرے خداوند فرماتا ہے: ”شریروں کے لیے سلامتی نہیں۔“